آج کا داعی، کل کا قائد

قیادت کے اوصاف

محمد بشیر جمعہ

امت مسلمہ کو ایسے راہ نماؤں کی ضرورت ہے جو عصر حاضر کے تقاضوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے اللہ کے دین کو نافذ کر سکیں۔ افسوس اس بات کا ہے کہ ایسی قیادت کی تربیت کے ادارے موجود نہیں ہیں۔ ایک اور مشکل یہ ہے کہ قیادت کا مفہوم بھی ہم نے محض سیاسی قیادت تک محدود کر رکھا ہے۔ جن لوگوں میں قیادت کی صلاحیت ہے' ان کا رخ بالعموم دارالحکومت ہی کی طرف ہوتا ہے' جبکہ ان کی قائدانہ صلاحیتوں کے جوہر کھلنے کے میدان زندگی کے ہر شعبے میں موجود ہیں۔ بس اس سلسلے میں تصور کے واضح ہونے کی ضرورت ہے۔

قائدانہ کردار ہو تو حکومت کے بغیر بھی لوگوں کے دلوں پر حکومت کی جا سکتی ہے۔

ایک دفعہ خلیفہ ہارون الرشید اپنے محل میں تھا۔ کنیز بازار کی طرف دیکھ رہی تھی۔ کیا دیکھتی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مبارک کے استقبال کے لیے ساری مخلوق امڈی چلی آرہی ہے۔ خلیفہ نے پوچھا تو کیا دیکھ رہی ہے۔ کنیز نے جواب دیا' امیرالمومنین' اصل بادشاہی عبداللہ بن مبارک کی ہے جو لوگوں کے دلوں پر حکومت کر رہے ہیں' آپ کی نہیں جو لشکریوں کے زور و جبر سے حاصل ہوتی ہے۔ حضرت عبداللہ بن مبارک کی ساری زندگی علم و عبادت اور جہاد میں گزرتی تھی جس کے نتیجے میں دنیا کے اندر بھی اللہ نے انھیں مقبولیت کا بڑا مقام بخشا تھا۔ حقیقت میں یہی مفہوم ہے اس حدیث کا کہ جب اللہ کسی بندے پر خوش ہوتا ہے تو زبان خلق کے ذریعے اس کی نیک نامی کا آوازہ خود بخود پھیلتا چلا جاتا ہے۔

وسیع تصورِ قیادت

ہمارا تصور یہ ہے کہ قیادت محض سیاست اور حکومت کا نام نہیں ہے' اور نہ ہی یہ فوج اور حکومت کی سربراہی کا نام ہے۔ اس کا دائرہ اور تصور ان سے زیادہ وسیع ہے۔ درج بالا میدان ہائے

عمل کو ہم انگریزی کے لفظ MACRO (عالم اکبر) سے تعبیر کرتے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ قیادت کی ضرورت اور قدروقیمت MICRO LEVEL (عالم اصغر) میں زیادہ ہے۔ دین کے نفاذ کے لیے محض سیاسی ذرائع سے حکومتی تبدیلی کے علاوہ ' اس وقت ہمارے اپنے ملک میں اور عالمی پیمانے پر ایسے بہت سے میدان ہیں جن میں قائدانہ صلاحیتیں مرکزی کردار ادا کر سکتی ہیں۔ ہم جس دور سے گزر رہے ہیں ' اس میں گھر ' تجارتی اور صنعتی ادارے ' تعلیم اور صحت کے شعبے ' خدمات اور مشاورت کے میدان ' خود چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں تبدیل ہو گئے ہیں۔ اگر ہم انھی ریاستوں میں قیادت فراہم کر دیں تو یہ سودا مہنگا نہیں۔ اور شاید آج کے دور کی ضرورت بھی یہی ہے۔

قابلِ عمل غیر سیاسی ریاست

گزشتہ کئی سالوں سے ہم نے درج بالا ریاستوں کو ریاستی حکومت سے وابستہ کر دیا ہے۔ اور ہم طفیلی کردار ادا کر رہے ہیں۔ ہم یہ نہیں کہہ رہے کہ ان ریاستوں میں ہم حکومت کے ذریعے تبدیلی نہ لائیں۔ نہیں ' بلکہ ہمارے پیش نظر یہ ہے کہ جہاں تک بھی ممکن ہو یہ ہمارے اپنے ادارے ہوں ' ہم مانگنے والوں کی بجائے دینے والے ہوں۔ ہمارے اندر ملکیت کے ساتھ ساتھ ان اداروں کو چلانے کی قائدانہ صلاحیت بھی موجود ہو تاکہ ہم لوگوں میں نفوذ جلدی حاصل کر سکیں اور دین کا نفاذ آسان ہو۔ ہم صنعتی اداروں میں ' تعلیم گاہوں میں ' ایک مثالی ماحول قائم کر سکتے ہیں۔ اس ماحول کو کسی تشخص اور سرکاری لیبل کی ضرورت نہیں۔ بلکہ عملاً ایسے اداروں کے ذریعے اقامت دین کا فریضہ ادا ہو۔ ایسا نہ ہو کہ ہم لوگ ہمیشہ اپنے تشخص کو ہی اجاگر کرنے کی کوشش کرتے رہیں جبکہ اندر کی وادی پھیلی ہو رہی ہو۔

اس کے ساتھ ساتھ افراد کی اس انداز سے تربیت کی جائے کہ وہ آیندہ کے دور میں جہاں کہیں بھی ہوں وہاں اپنی شخصیت ' صلاحیت ' قائدانہ خوبیوں اور قوت عمل کے ذریعے سے اپنے فریضے کو انجام دے سکیں۔ سیاست عملاً متعلقہ فرد کی صلاحیت اور رویے کا نام ہے ' اور جس قدر یہ موثر ہو گا اس قدر اس کے لیے فریضے کو انجام دینا آسان ہو گا۔

ایڈمنسٹریشن ، مینجمنٹ اور قیادت

اس وقت ہمارے پیش نظر وہ مشہور حدیث ہے جس میں فرمایا گیا ہے کہ تم میں ہر ایک راعی (چرواہا) ہے ' اور اس سے ان لوگوں کے بارے میں پوچھا جائے گا جن کا وہ راعی بنایا گیا ہے۔

چرواہے کے بارے میں ذرا تصور کیجیے۔ وہ صبح سویرے ہاتھ میں لکڑی لے کر نکلتا ہے۔

اپنے ریوڑ کو ایک رخ بتاتا ہے۔ اپنے ذہن میں راستہ بناتا ہے۔ اس راستے پر ان کو چلاتا ہے۔ جہاں راستے سے روگردانی ہو وہاں اپنی زبان کی آواز ورنہ ڈنڈے کی آواز یا ہلکی سی مار کے ذریعے رخ کو صحیح کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ سبزے اور پانی کے مقام پر ان کو خوراک کے حصول کے لیے آزادی بھی دیتا ہے' شام کو انھیں اپنی جگہ پر لے آتا ہے' اور ان کی حفاظت کا انتظام بھی کرتا ہے۔ یہ تعلیم' یعنی "راعی" کا تصور' اسلام میں تقریباً ہر فرد پر کسی نہ کسی انداز سے نافذ ہوتا ہے۔ اس تعلیم' تربیت اور تجربے کو منظم قوت بنانے کے لیے تنظیم کی شکل بھی دی گئی ہے۔ اس سلسلے میں یہ حدیث پیش نظر رہے:

تین آدمیوں کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ کسی جنگل میں ہوں الا یہ کہ وہ اپنے میں سے کسی کو اپنا امیر بنا لیں۔

ان دونوں احادیث سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ ہر مسلمان کے لیے بنیادی طور پر ایڈمنسٹریشن اور مینجمنٹ کا علم اور تجربہ ضروری ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ معاشرے کے استحکام کے لیے ہر سطح پر قیادت کا تقرر بھی ضروری ہے۔ یہ تنظیمی اور قائدانہ صلاحیت علم' عمل اور تجربے کے ساتھ ساتھ انسان میں آتی رہتی ہے۔ ہم یہاں عالم اصغر کی قیادت کی ضروریات کو پیش نظر رکھتے ہوئے' قائدانہ صلاحیتوں اور تقاضوں کو پیش کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان صلاحیتوں کے آنے کے بعد اس بات کے امکانات ہیں کہ ہم اپنی متعلقہ چھوٹی سی ریاست' اور بالآخر پورے معاشرے کا رخ موڑ سکیں۔ امام ابن تیمیہ فرماتے ہیں کہ عوام الناس تو جنگل کے ہرنوں کے گلے کی طرح ہیں۔ جس طرح جنگل میں ہرن ایک دوسرے کے پیچھے چل پڑتے ہیں' اسی طرح لوگ ایک دوسرے کے ساتھ مشابہت پیدا کرتے ہیں۔ آیئے دیکھیں کہ ہم اس جنگل (انسانی آبادی) میں رخ موڑنے اور مشابہت پیدا کرنے کا کام کیسے کریں۔

راہ نمائی اور لیڈر شپ کی تعریف

راہ نمائی اور لیڈر شپ کی تعریف مختلف انداز میں کی جا سکتی ہے۔

۱۔ راہ نمائی اپنی ذاتی صلاحیتوں اور قوتوں پر قابو پانے کا' اور دوسرے لوگوں کو اس طرح متاثر کرنے کی اہلیت کا نام ہے کہ وہ بھی اس طرح سوچنے لگیں جس طرح آپ سوچتے ہیں' وہی محسوس کریں جو آپ محسوس کرتے ہیں' وہ کام کریں جو آپ ان سے لینا چاہتے ہیں۔

۲۔ راہ نمائی بجائے خود ایک الگ شے ہے۔ اس کے لیے صرف قابلیت اور صلاحیت کا ہونا ہی کافی نہیں۔ راہ نمائی کی تکنیک سب سے جداگانہ ہے۔ لیکن اس فن کو بھی دوسرے فنون کی طرح ہر

شخص سیکھ سکتا ہے۔

۲۔ لیڈر اور سربراہ دو مختلف چیزیں ہیں۔ لیڈر لوگوں کی راہ نمائی کرتا ہے' اس کے لیے سربراہ ہونا ضروری نہیں۔ لیکن سربراہ کا لیڈر ہونا ضروری ہے۔

۴۔ قائد وہ ہے جو لوگوں کو آگے چلاتا ہے۔ حقیقی قائد وہ ہے جو اپنے ساتھیوں کی سوچ کی راہ نمائی کرے اور ان کے کردار میں تبدیلیاں لائے۔ ایسا قائد اپنی بصیرت سے قیادت کرتا ہے نہ کہ اقتدار کی قوت سے۔ جو لوگوں اور معاشرے کو متاثر کرتے ہیں' انھیں عرف عام میں لیڈر کہتے ہیں۔

۵۔ قیادت عموماً غیر معمولی صلاحیتوں کو تسلیم کیے جانے ہی سے ابھرتی ہے۔ اس لیے قائدین عموماً ان مواقع سے فائدہ اٹھاتے ہیں جن سے انھیں اپنی صلاحیت کے اظہار کا موقع ملتا ہے۔

۶۔ لیڈر دوسرے شرکا کی طرح اپنے گروپ کا ایک حصہ بھی ہوتا ہے' لیکن اسے ایک امتیازی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ لیڈر مقاصد کے حصول کے لیے لوگوں کے اندر شامل بھی ہوتا ہے لیکن وہ اپنی انفرادیت کو ضائع نہیں کرتا۔

۷۔ انسانوں کو مشترک مقصد کے لیے ایک جگہ جمع کرنے کی قابلیت کا نام لیڈر شپ ہے۔

۸۔ لیڈر وہ ہوتا ہے جو لوگوں کی مشترک مقصد کے حصول کے لیے راہ نمائی کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔

۹۔ لیڈر وہ ہوتا ہے جو اپنے ساتھیوں کو مخصوص مقصد کے حصول کے لیے متحرک کر سکے' اور رکھ سکے۔

۱۰۔ لیڈر مختلف النوع لوگوں کو منظم اور ہم آہنگ کر کے اپنے مقصد کے لیے چلا لیتا ہے۔

۱۱۔ لیڈر خود سارے کام کرنے کے بجائے لوگوں سے زیادہ بہتر اور نتیجہ خیز کام لے سکتا ہے۔

۱۲۔ لیڈر شپ کسی شخص کی اس صلاحیت کو کہا جاتا ہے جس کے ذریعے وہ اپنے ماتحت افراد کو اشتیاق اور اعتماد کے ساتھ کام کرنے پر راغب کرتا ہے۔ اشتیاق کے معنی ' توجہ' دلچسپی اور لگن کے ساتھ کام کرنا جب کہ اعتماد کے معنی تجربے اور تکنیکی قابلیت میں راسخ ہونے کے ہیں۔

۱۳۔ لیڈر کو راہ نمائی کرنے کا اختیار ہوتا ہے۔ اختیار کے معنی فیصلہ کرنے کا حق' متنازعہ معاملے میں تصفیہ کرنے کا حق اور فیصلے پر عمل درآمد کرانے کا حق۔

لیڈر کی خصوصیات

۱۔ جو شخص دوسرے لوگوں کی راہ نمائی کی صلاحیت رکھتا ہے وہ کبھی اپنے ماتحت کام کرنے والوں اور مددگاروں کی کوتاہیوں اور لاپرواہیوں کی شکایتیں نہیں کرتا۔

۲-لیڈر اپنے ماتحت افراد کو بھی ذلیل نہیں کرتا-لیڈر اپنی کامیابیوں اور کارناموں کا سہرا اپنے ساتھیوں اور ماتحت افراد کے سرباندھتا ہے-لیڈر اپنی ٹیم کے ساتھ کام کرتا ہے اور ہمیشہ "ہم" کا لفظ استعمال کرتا ہے-لیڈر ہمیشہ خدمت کو اپنا فرض سمجھتا ہے-لیڈر خوف خدا رکھتا ہے اور مفاد عامہ کے امور انجام دیتا ہے-لیڈر کے پسینے کو دیکھتے ہوئے ٹیم کے افراد بھی اپنا خون ' پسینہ ایک کر کے کام کرتے ہیں-

۳-لیڈر اپنے ساتھیوں میں کام کرنے کا جذبہ پیدا کرتا ہے-ان کے کاموں کی حوصلہ افزائی کرتا ہے-ان کی غلطیوں سے درگذر کرتا ہے-اپنے ساتھیوں کی عدم موجودگی میں بھی ان کی تعریف کرتا ہے-اپنے ساتھیوں کی شخصیت کو اجاگر کرنے اور ان کی گمنام صلاحیتوں کے دروازے کھٹکھٹانے کی کوشش کرتا ہے-ان کی خوشی اور غم میں شریک ہو کر ان کے دل جیت لیتا ہے-

۴-لیڈر اپنے ساتھیوں میں اعتماد کی تعمیر کرتا ہے-وہ خود اعتمادی بھی رکھتا ہے اور اپنے ساتھیوں کا اعتماد بھی حاصل کر لیتا ہے-اس کے ساتھ ساتھ وہ اپنے ساتھیوں میں بھی خود اعتمادی کا احساس اجاگر کرنے کی کوشش کرتا ہے-وہ اپنے علم اور اپنی حفاظت کے شعور کے ساتھ اعتماد کی فضا بحال کرتا ہے-وہ اپنے ساتھیوں کی ذات کا احترام بھی کرتا ہے-وہ اپنے ساتھیوں کی مناسب حد تک تربیت بھی کرتا ہے-ان ساتھیوں کو جو کچھ کام دیا گیا ہے اس کی یاد دہانی کراتا رہتا ہے تاکہ کام پروگرام کے مطابق ہو-

۵-لیڈر اپنا ذاتی علم اور تجربہ مسلسل وسیع کرنے میں لگا رہتا ہے-وہ اپنے خیالات ' علم ' تجربے اور احساس کے ذریعے اپنے ساتھیوں کو متاثر اور متفق کرتا ہے-

۶-وہ اپنے منصب کے تقاضے سمجھنے کی کوشش کرتا ہے-اور ماضی میں اس منصب پر رہنے والے لوگوں نے جو کردار ادا کیا ہے اس کا بھی علم حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے-

۷-لیڈر کی سوچ صاف اور تیز ہوتی ہے-وہ اپنی بات کو آسانی کے ساتھ عام فہم انداز میں بیان کر سکتا ہے-

۸-وہ غیر جانبدار ' غیر متعصب اور منصفانہ رویہ رکھتا ہے-وہ صبر سے کام لیتا ہے-لوگوں سے معاملات کرنا جانتا ہے-اس کی شخصیت متوازن اور منضبط ہوتی ہے-اس میں نرم مزاجی پائی جاتی ہے-

۹-لیڈر تبدیلی پسند ہوتا ہے-وہ ایک ہی کام کو روایتی اور پرانے انداز سے کرنے کی کوشش نہیں کرتا بلکہ کام میں افادیت اور اپنے ساتھیوں کی استعداد میں اضافے کی کوشش میں نئی نئی ترکیبیں سوچتا

ہے اور ان پر عمل بھی کرتا ہے۔

۱۰۔لیڈر مضبوط قوت ارادی کا مالک ہوتا ہے۔اس کے سامنے ایک مقصد اور اس کے حصول کی لگن ہوتی ہے۔وہ اپنی صلاحیتوں کے مطابق اس مقصد کے حصول کے لیے مختلف انداز سے کوشش کرتا ہے۔

۱۱۔لیڈر اپنے آپ کو بھی پہچانتا ہے اور معاشرے کو بھی پہچانتا ہے۔

۱۲۔لیڈر معاملہ فہم' عالم اور انسان دوست ہوتا ہے۔

۱۳۔وہ اپنی محنت اور لگن سے نامساعد حالات کو بھی خوشگوار مواقع میں تبدیل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔لیڈر ہمیشہ پر امید ماحول پیدا کرتا ہے' چاہے حالات کتنے ہی خطرناک کیوں نہ ہوں۔

۱۴۔وہ جھوٹی بات نہیں کہتا۔اپنی غلطیوں اور کوتاہیوں کو حکمت اور توکل نہیں کہتا بلکہ ان کا اعتراف کر لیتا ہے۔(جاری ہے)

مسلسل اشاعت کے ۲۶ سال

گھر کے تمام افراد کے لیے اپنی نوعیت کا واحد ماہنامہ

ماہنامہ الحسنات ؛ لاہور

مدیرہ: خدیجہ ترابی مدیر منتظم: محمد صہیب قرنی

مستقل سلسلے:

۱۔ پہلی بات ۲۔ درس حدیث

خواتین کے لیے: ۳۔ تعمیری اور اصلاحی افسانے

۔ آج کا کشمیر کشمیر میں جاری جدوجہد آزادی میں خواتین کا کردار

۔ بنت صحرا ایک سلسلہ وار ناول:۔ عورت کے عروج و زوال کی کہانی

۔ آپ کا دسترخوان چٹ پٹے کھانوں کی ترکیبوں سے سجا کالم

بچوں کے لیے:

سبق آموز واقعات' اقوال زریں' معلومات' نظمیں' لطائف اور قرآن کوئز (انعامی سوالات کا مستقل سلسلہ)

قیمت فی شمارہ ۷/- روپے زر سالانہ ۷۰/- روپے

رابطہ کے لیے: آج ہی منگوائیے

ادارہ الحسنات C-19 منصورہ' ملتان روڈ' لاہور۔ ۵۴۵۷۰ فون ۷۸۳۱۴۹۷